

سلسلہ انتشارات کتاب خانہ رضا۔ رام پور

© کتاب خانہ رضا رام پور۔ ہند

### مشخصات کتاب

اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ	:	نام کتاب
سید محمد کمال سنبھلی واسطی	:	مصنف
دکتر مصباح احمد صدیقی	:	تصحیح متن و تحشیہ
پروفیسر سید محمد عزیز الدین حسین ہمدانی	:	ناشر
افسر ویژه امور کتاب خانہ رضا رام پور	:	
حامد منزل، قلعہ رام پور ۲۰۲۹۰۱	:	
(اترا پردیش) ہند	:	
۵۰۰ نسخہ	:	تیراز
جناب عبدالصبور	:	کمپوٹر کتابت
۱۴۳۲ھ/۲۰۱۳م	:	سال انتشار
	:	مطبع
۱۰۰۰ روپیہ ہندی	:	بہا

ISBN-81-87113-80-4

# اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ

۱۰۶۸ھ

تصنیف

سید محمد کمال سنبھلی واسطی

تدوین و تصحیح متن و تحشیہ

دکتر مصباح احمد صدیقی

ناشر

کتاب خانہ رضا، رام پور

اترا پردیش، ہند

## فہرست رجال

نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
	مقدمہ مرتب	۹
	مقدمہ مصنف اسرار یہ	۳۹
۱	خواجہ محمد عبداللہ خرد	۴۰
۲	شیخ احمد سرہندی	۸۱
۳	خواجہ حسام الدین احمد	۸۸
۴	شیخ الہدای	۹۷
۵	خواجہ عبید اللہ کلاں	۱۰۵
۶	خواجہ حجت اللہ	۱۰۷
۷	خواجہ رحمت اللہ	۱۲۰
۸	خواجہ کلمت اللہ	۱۲۳
۹	خواجہ سلام اللہ	۱۲۶
۱۰	خواجہ غلام بہاء الدین محمد	۱۳۰
۱۱	خواجہ عبدالقادر	۱۳۶
۱۲	خواجہ محمد عاشق	۱۳۷
۱۳	خواجہ عبدالرؤف	۱۳۸
نمبر شمار	نام	صفحہ
۱۴	شیخ الہدای	۱۴۰
۱۵	شیخ رستم	۱۴۲
۱۶	شیخ مرتضیٰ سنہجلی	۱۴۶
۱۷	حافظ جلال الدین	۱۵۵
۱۸	سید احمد	۱۵۶
۱۹	شیخ عبدالغفور سنہجلی	۱۵۹
۲۰	شیخ نعمت اللہ	۱۶۳
۲۱	خواجہ محمد صادق	۱۶۵
۲۲	خواجہ محمد ملیح	۱۶۷
۲۳	شیخ رفیع الدین	۱۶۸
۲۴	شیخ محمد زاہد	۱۷۵
۲۵	شیخ جعفر محمد	۱۷۷
۲۶	شیخ محمد ہاشم سنہجلی	۱۷۸
۲۷	شیخ ابابکر سنہجلی	۱۷۹
۲۸	شیخ محمد طاہر	۱۸۴

نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
۲۹	شیخ موسیٰ سرہندی	۱۸۴
۳۰	شیخ عثمان جلندھری	۱۸۴
۳۱	شیخ محمد سعید بن شیخ احمد سرہندی	۱۸۶
۳۲	شیخ محمد معصوم	۱۸۸
۳۳	شیخ محمد یحییٰ	۱۹۰
۳۴	محمد صالح بن شیخ ابراہیم سندھی	۱۹۱
۳۵	سید قطب الدین	۱۹۴
۳۶	محمد صادق فرید آبادی	۱۹۹
۳۷	حافظ صادق کشمیری	۲۰۳
۳۸	شیخ محیٰ نبی	۲۰۵
۳۹	خواجہ عبدالرحیم ماوراء النہری	۲۰۷
۴۰	خواجہ محمد محسن سمرقندی	۲۰۸
۴۱	خواجہ عبدالمنعم	۲۱۱
۴۲	خواجہ جامی	۲۱۵
۴۳	خواجہ ابوالخیر کشمیری	۲۱۶
۴۴	خواجہ فولاد	۲۱۸
۴۵	شاہ میرلاہوری	۲۲۰
۴۶	ملا خواجہ لاہوری	۲۲۳
۴۷	شیخ بلاول قادری	۲۲۶
نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
۴۸	سید نظیر محمد	۲۳۱
۴۹	شیخ عبدالحق دہلوی	۲۳۴
۵۰	مولانا عبدالکاکیم	۲۳۸
۵۱	مولانا شاکر محمد	۲۴۴
۵۲	شیخ عبداللہ بہتہ	۲۴۸
۵۳	شیخ پیر میرٹھی	۲۵۰
۵۴	شیخ قطب عالم	۲۵۷
۵۵	خواجہ محمد صدیق کشمیری	۲۶۰
۵۶	خواجہ عبدالرزاق	۲۶۲
۵۷	محمد شریف خاں	۲۶۵
۵۸	شیخ محمد یوسف	۲۶۸
۵۹	شیخ عبدالوہاب	۲۷۰
۶۰	شیخ عبدالرحمن سنہجلی	۲۷۲
۶۱	خواجہ نظیر	۲۸۰
۶۲	خواجہ جمال الدین حسین	۲۸۴
۶۳	خواجہ سراج الدین محمد	۲۸۵
۶۴	شیخ نورالحق	۲۸۶
۶۵	مولانا حسن کشمیری	۲۸۷
۶۶	محمد حافظ خیالی	۲۹۱

نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
۶۷	شیخ سلیم دہلوی	۲۹۲
۶۸	شیخ جلال الدین کسکی	۲۹۶
۶۹	شیخ بہاء الدین پرتا وہ	۲۹۷
۷۰	میر ابراہیم اکبر آبادی	۲۹۹
۷۱	مولانا عوض وجیہ لُخی	۳۰۰
۷۲	شیخ بدیع الدین سہارن پوری	۳۰۳
۷۳	شیخ آدم پوری	۳۰۴
۷۴	شیخ وجیہ الدین	۳۰۵
۷۵	شیخ عثمان بنگالی	۳۰۶
۷۶	شیخ عثمان بنگالی سنبھلی	۳۰۸
۷۷	شیخ طہ	۳۱۰
۷۸	شیخ عبدالجید علوی مروہہ	۳۱۴
۷۹	شیخ رکن الدین سندیلہ	۳۱۶
۸۰	شیخ امین لاہوری	۳۱۷
۸۱	شیخ وزیر محمد خاندیسی	۳۱۹
۸۲	شیخ شاہ محمد جامی	۳۲۳
۸۳	سید شاہ محمد آچینی	۳۲۷
۸۴	شیخ شاہ محمد ڈھکہ	۳۳۱
۸۵	شیخ احمد ستامی	۳۳۲
نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
۸۶	شیخ صالح ملتانی	۳۳۹
۸۷	شیخ فتح اللہ سنبھلی	۳۴۷
۸۸	شیخ حبیب اللہ وارستہ	۳۵۲
۸۹	مولانا عبدالغفور لاری	۳۵۴
۹۰	شیخ عبدالوہاب لونی	۳۵۶
۹۱	شیخ سراج الدین لونی	۳۶۱
۹۲	شیخ مہر علی نیشاپوری	۳۶۵
۹۳	شیخ سید غلام محمد نانوتہ	۳۶۷
۹۴	سید اخلص فرید آبادی	۳۷۰
۹۵	شیخ آدم سنبھلی	۳۷۸
۹۶	میر محمد مراد بدخشی	۳۸۵
۹۷	شیخ حاجی محمد گنینہ	۳۸۷
۹۸	شیخ ابوالقاسم ردولی	۳۹۰
۹۹	سید احمد غرب (غریب)	۳۹۶
۱۰۰	میر محمد جان	۳۹۸
۱۰۱	حافظ صالح تھانیسری	۴۰۵
۱۰۲	سید محمد سرسوی	۴۱۳
۱۰۳	سید بدھ فرید آبادی	۴۱۵
۱۰۴	میر ابراہیم حسین	۴۱۹

نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
۱۰۵	شیخ اشرف دہلوی	۴۲۱
۱۰۶	شیخ جلال سنبھلی	۴۲۴
۱۰۷	شیخ فاضل و شیخ عبدالکریم سنبھلی	۴۲۹
۱۰۸	شیخ اسماعیل سنبھلی	۴۳۳
۱۰۹	شیخ تاج الدین بلگرامی	۴۳۶
۱۱۰	شیخ جمال الدین بلگرامی	۴۴۲
۱۱۱	(شاہ) ابورضاد دہلوی	۴۴۵
۱۱۲	شیخ محمد حصاری	۴۴۹
۱۱۳	شیخ یار محمد لاہوری	۴۵۰
۱۱۴	شیخ کریم اللہ سہارن پوری	۴۵۵
۱۱۵	شیخ قاسم سہارن پوری	۴۵۶
۱۱۶	شیخ اللہ بخش سہارن پوری	۴۵۸
۱۱۷	حاجی میر دوست	۴۶۰
۱۱۸	میر عوض سنبھلی فرید آبادی	۴۶۳
۱۱۹	شیخ دوست لونی	۴۶۵
۱۲۰	میر صالح لونی	۴۶۶
۱۲۱	شیخ جان محمد میرٹھی	۴۷۰
۱۲۲	صوفی گدا	۴۷۳
۱۲۳	سید اسحاق پنجاب	۴۷۵
نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
۱۲۴	سید یوسف بھگاری و سید عیسیٰ	۴۷۶
۱۲۵	شیخ حسن و شیخ حسین	۴۷۷
۱۲۶	شیخ بہاء الدین و شیخ اسماعیل	۴۸۴
۱۲۷	سید خضر بریلی	۴۸۸
۱۲۸	شیخ احمد دہلوی	۴۹۱
۱۲۹	شیخ عبدالرحیم سنبھلی	۴۹۳
۱۳۰	محمد مقیم لاہوری	۴۹۷
۱۳۱	محمد مقیم انصاری سنبھلی	۵۰۰
۱۳۲	شیخ عبدالواجد سنبھلی	۵۰۱
۱۳۳	شیخ عبداللطیف سنبھلی	۵۰۴
۱۳۴	شیخ نجم الدین سنبھلی	۵۰۶
۱۳۵	شیخ ابدال سنبھلی	۵۰۸
۱۳۶	شیخ منور سنبھلی	۵۰۹
۱۳۷	شیخ عبدالعظیم سنبھلی	۵۱۱
۱۳۸	شیخ عیسیٰ سنبھلی	۵۱۲
۱۳۹	شیخ عبداللطیف سنبھلی	۵۱۵
۱۴۰	سید اللہ یار مروہہ	۵۲۰
۱۴۱	شیخ عبدالحکیم مروہہ	۵۲۳
۱۴۲	شیخ طیب مروہہ	۵۲۷

نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
۱۴۳	شیخ فتح اللہ غازی (امروہہ)	۵۳۱
۱۴۴	مخدوم عالم فوٹو عالم امروہہ	۵۳۷
۱۴۵	شیخ حسین اکبر آبادی	۵۴۵
۱۴۶	ملاحب علی ٹھٹھی	۵۴۸
۱۴۷	شیخ دوست محمد سندھی	۵۵۱
۱۴۸	شیخ داؤد بن شیخ صادق گنگوہی	۵۵۴
۱۴۹	شیخ فرخ نازولی	۵۵۹
۱۵۰	خواجہ عبدالکامیم	۵۶۰
۱۵۱	شیخ بایزید میرٹھی	۵۶۱
۱۵۲	سید ضیاء الدین جون پوری	۵۶۴
۱۵۳	شیخ عبدالعزیز الہ آبادی	۵۶۷
۱۵۴	شیخ محمد ہرگانو (ی)	۵۷۱
۱۵۵	شیخ محمد بریلی	۵۷۴
۱۵۶	محمد صالح سنہجلی	۵۷۶
۱۵۷	اعلم خان سنہجلی	۵۷۹
۱۵۸	شیخ ابوالکلام سنہجلی	۵۸۰
۱۵۹	شیخ مصطفیٰ بن ابراہیم سنہجلی	۵۸۳
۱۶۰	شیخ ابراہیم سنہجلی	۵۹۶
۱۶۱	شیخ نور محمد کشمیری	۵۹۸
۱۶۲	شیخ نور محمد سنہجلی	۶۰۳
۱۶۳	شیخ نور محمد حارث	۶۰۵
۱۶۴	معاذ سنہجلی	۶۰۷
۱۶۵	شیخ عبدالواہی (الواحد) سنہجلی	۶۰۷
۱۶۶	شیخ عطاء محمد سہوانی	۶۰۹
۱۶۷	شیخ امین الدین گٹوری	۶۱۲
۱۶۸	شیخ نظیر علی سنہجلی	۶۱۵
۱۶۹	شیخ حسین محمد سنہجلی	۶۲۰
۱۷۰	شیخ شاہی سنہجلی	۶۲۵
۱۷۱	خواجہ عطاء اللہ کشمیری	۶۳۲
۱۷۲	شیخ ابوالمعالی بلگرامی	۶۳۶
۱۷۳	شیخ محمود سنہجلی	۶۳۹
۱۷۴	شیخ عبدالرحیم سنہجلی	۶۴۳
۱۷۵	شیخ بایزید دہلی	۶۴۴
۱۷۶	شیخ محمد حبیب دہلوی	۶۴۶
۱۷۷	شیخ قائم محمد	۶۴۸
۱۷۸	شیخ محمد (درویش محمد) و شیخ شاہ محمد	۶۴۹
۱۷۹	شیخ کریم محمد دہلوی	۶۵۲
۱۸۰	شیخ محمد و شیخ پیر محمد	۶۵۳

نمبر شمار	نام	صفحہ نمبر
۱۸۱	خواجہ قطب حسن پوری	۶۵۶
۱۸۲	حاجی عبداللطیف حسن پوری	۶۵۷
۱۸۳	سید غریب حسن پوری	۶۶۰
۱۸۴	شیخ صادق حسن پوری	۶۶۲
۱۸۵	شیخ ابوتراب ٹھٹھی	۶۶۵
۱۸۶	شیخ فیروز سنہجلی	۶۶۹
۱۸۷	شیخ فتح اللہ سنہجلی	۶۷۱
۱۸۸	شیخ رفیع گوپاموی	۶۷۴
۱۸۹	شیخ بدر الدین	۶۸۶
۱۹۰	شیخ خیالی دہلوی	۶۹۰
۱۹۱	شیخ محبتا فطرت	۶۹۲
۱۹۲	درویش محبوب	۶۹۴
۱۹۳	شاہ بھوانی	۶۹۸
۱۹۴	شاہ دولہ	۷۰۱
۱۹۵	شاہ جہان گیر سنہجلی	۷۰۵
۱۹۶	شیخ اللہ بندہ	۷۰۷
۱۹۷	شاہ پرویز سنہجلی	۷۱۰
۱۹۸	شاہ پرویز دہلوی	۷۱۶
۱۹۹	شاہ بھیر کا دہلوی	۷۱۸
۲۰۰	نرائن پیراگی فیر آبادی	۷۲۰
۲۰۱	مجدوب مجہول	۷۲۶
۲۰۲	شاہ آدم سنہجلی	۷۲۸
۲۰۳	میر عماد	۷۳۱
۲۰۴	مشفی سنہجلی	۷۳۴
۲۰۵	شیخ سنہجلی	۷۴۳
۲۰۶	فانی کشمیری	۷۵۵
۲۰۷	منزوی قاشقالی	۷۵۸
۲۰۸	ضیاء دہلوی	۷۷۳
۲۰۹	دانا دہلوی	۷۷۴
۲۱۰	بی بی سنی	۷۷۸
۲۱۱	بی بی سائیدی	۷۷۹
۲۱۲	بی بی رجبی دہلوی	۷۸۲
۲۱۳	فقیرہ گوالیاری	۷۸۴
۲۱۴	جمال چندیری	۷۹۰
۲۱۵	خاتمہ در بعضے از احوال اباے کرام واقرباے عظام کاتب حروف	۷۹۴

# احوال و آثارِ شاہ محمد کمال سنبھلی واسطی

و

## تعارفِ اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ

نام و نسب: سید شاہ محمد کمال سنبھلی واسطی بن لعل، از نیرہ گان حضرت شاہ شرف الدین حسن المعروف بہ شاہ ولایت امر وہہ۔ شجرہ نسب او بہ خلیفہ چہارم سیدنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ بست و چہار واسطی می پیوندد۔ بدین طریق۔

”سید محمد کمال سنبھلی واسطی بن لعل بن سید بدھ بن حامد بن سید چاند بن سید معروف بن سید امجد بن عزیز اللہ (عزیز الدین) بن سید شاہ شرف الدین معروف بہ شاہ ولایت امر وہہ بن سید علی بزرگ بن سید مرتضیٰ بن سید ابوالمعالی بن سید ابوالفضل واسطی بن سید داؤد بن سید حسین بن سید علی بن سید ہارون بن سید جعفر ثانی بن امام علی نقی بن جواد محمد تقی بن امام علی رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہم“<sup>۱</sup>

مورثِ اعلیٰ سید محمد کمال سنبھلی واسطی در امر وہہ حضرت شاہ شرف الدین

۱ بحوالہ ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ نسخہ رام پور

حسن معروف بہ شاہ ولایت امر وہہ در زمان سلطان فیروز بادشاہ ہند بہر ای پدہ خود سید علی بزرگ باجماعت کثیر براہ ملتان ہندستان آمد و در سرزمین امر وہہ اقامت گزید۔ صاحب ”مقاصد العارفین“ در شان شاہ ولایت امر وہہ می نویسند۔

”مخدومی قدس سرہ در علوم ظاہری و باطنی کمال داشت و بشریعت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) قدم ثابت داشت و ہیج سنتے را فرو نگذاشت۔“<sup>۱</sup>

حضرت شاہ شرف الدین شاہ ولایت امر وہہ در سال ہفت صدوسی و نہ وفات یافت (۷۳۹ھ ۱۳۳۹م) و مزار مبارکش در امر وہہ مرجع خلائق است۔

نیرہ پنجم آن بزرگ، سید چاند از امر وہہ ترک سکونت کردہ در قصبہ بھوج پورا اقامت گرفت بعدہ تخریک شیخ عمر شہ سنبھلی، بسنبھل ہجرت کرد و توطن اختیار کرد۔ صاحب ”نخبۃ التواریخ“ مولانا سید آل حسن نخشی در ذکر سید چاند می نویسند۔

”سید چاند بن سید معروف بن سید مجد الدین بن سید عزیز اللہ بن مخدوم (شرف الدین حسن) در قریہ بھوج پور سکونت داشت و از اہل معانی بودہ و بمعاملتی نیک و استقامتی تام بسر بردہ بوجہ قرابت شیخ عمر شہ کہ عالم و فاضل بود در بلدہ سنبھل توطن اختیار کرد۔“<sup>۲</sup>

۱ ”مقاصد العارفین“ مولفہ حضرت شاہ عضد الدین محمد جعفری ص ۴۰۴ تدوین پروفیسور

نثار احمد فاروقی سال انتشار ۱۹۸۴ء

۲ ”نخبۃ التواریخ“ مولفہ مولانا سید آل حسن نخشی، ص ۵۱۔ سال انتشار ۱۸۸۸م

شیخ عمر شہ سنبھلی دختر خود بی بی خدیجہ را بحبالہ سید حامد کرده و حویلی و باغات و املاک دیگر بنام آن بی بی کرده۔ سید محمد کمال درین باب خود نوشته اند کہ  
 ”بی بی خدیجہ دختر عمر شہ بحبالہ سید حامد درآمد و از آن مرحولی و باغ و املاک بنام آن بی بی شد و اتفاق توطن افتاد امروز از آن باغ چند درخت آنبہ ماندہ کہ مشہور ”چندن پٹی“ است و آن حویلی ہمین ”سیدواڑہ“ است“<sup>۱</sup>

پدر سید محمد کمال: سید لعل نام داشت کہ صالح مادر زاد و صاحب تقوی و ورع بود و ولادت او در ماہ رجب از سال نہ صد و ہفتاد و شش می باشد۔ (۹۷۶ھ/ جنوری ۱۵۶۹م) وی در فوج مرتضی خان و شیخ سلیم خواہر زادہ مرتضی خان بعدہ سید بھوہ بخاری، لشکری بودند و بسن شصت و سہ سال (۶۳) روز دوشنبہ دوازدهم ماہ رجب در سال ہزار و سی و نہ (۱۰۳۹ھ موافق ۱۸ فروری ۱۶۳۰ میلادی) در علاقہ خوشاب شہادت یافت و ہمین جامد فون گشت و مدفن سید لعل مرجع خلائق آن جانست۔ سید محمد کمال در بارہ آن نوشته اند

”من در سال ہزار و پنجاہ و یک (۱۰۵۱ھ/ ۱۶۴۱م) در اثنائے سفر قندھار بزیرات قبر پدر شدم، دیدم کہ اہل آن قصبہ را برسم آن جا بستگر یزہ بر آراستہ اند و در شہبائے جمعہ و دوشنبہ در آن چار دیوار چراغ روشن می کنند و زیارت می نمایند و از آن قبر تبرک می خواہند“<sup>۲</sup>

سید لعل مرید و معتقد شیخ رفیع الدین بن شیخ قطب عالم بن شیخ عبدالعزیز چشتی بودہ

است۔ سید محمد کمال در ذکر شیخ رفیع الدین نوشته اند کہ

”شیخ رفیع الدین، شیخ پدر من است۔ و پدر من ذکر باطن ازوے گرفتہ و جمعیت حضور و آگاہی رسیدہ پدر من گفتے کہ من بصحبت پدر وے (شیخ قطب عالم) ہم رسیدہ ام و مشائخ بسیار را دیدہ۔“<sup>۱</sup>

سید لعل بسیار بزرگ بودہ، آثار ہدایت و سعادت، سلامت و استقامت از زمانہ خردی ازوے ظاہر بود و خلق و مروّت ذاتی وافر می داشت بسیارے از مشائخ و بزرگان عہد خود را دیدہ و از صحبت آن ہا مستفید شدہ بود۔ چون شیخ ابا بکر سنبھلی، شیخ قطب عالم، شیخ عبدالوہاب لونی، شیخ سراج الدین، و شیخ فتح اللہ سنبھلی و غیرہ را دیدہ و از صحبت آن ہا مستفید شدہ بود۔ بالخصوص حضرت خواجہ باقی باللہ را نہ تہا دیدہ است بلکہ از صحبت ایشان مستفید ہم شدہ است۔

تاریخ تولد و جائے پیدائش: سید محمد کمال سنبھلی واسطی در دوم یا سوم ماہ ربیع الاول سال ہزار و یازدہم (۱۰۱۱) ہجری موافق ۲۲ اگست ۱۶۰۲م بعہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ متولد شد بمقام چودھری سرانے سنبھلی۔ ”اعظم“ مادہ تاریخ

ولادت او ست مصنف در بارہ وجہ تسمیہ خود، در ذکر شیخ محمد جامی خود نوشته اند۔

”چون من در سال ہزار و یازدہ بزین آمدم در سنبھلی، پیدر من خبر رسیدہ در دہلی وبوے گفت کہ نام آن پسر چمی نمی۔ گفت ”محمد“ نام کن و در سنبھلی مرا ”کمال“ نام کردہ بودند۔ پدر من مرا ہر دو نام مرکب خواندے۔ کمال محمد“<sup>۲</sup>

۱ ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ در ذکر شیخ محمد جامی نسخہ رامپور ۲ ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“

۱ ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ نسخہ رامپور ۲ ایضاً

تحصیلِ علم: آغا خواندن علم اعنی رسم ”بسم اللہ“ سید محمد کمال، ششم ماہ رجب در سنہ ۱۰۲۰ھ ۳ آکتوبر ۱۶۱۱م بسن ۹ (سال بمقام مہرولی در مسجد تعمیر کردہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی) متصل بہ مزار خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ منعقد شدہ بود۔ درین سلسلہ سید محمد کمال خود نوشتہ اند

”روز بسم اللہ“ گفتن من ششم ماہ رجب است و روز عرس حضرت

خواجہ معین (الدین) حسن سجزی قدس سرہ در مسجد ایشان کہ در حال

حیات خود ساختہ اند، گویند سنگ ہائے صحن آن مسجد بزرگانے کہ در

خدمت ایشان بودہ برداشتہ، در آن جا نہادہ و آن مسجد منور در جوار

روضہ حضرت قطب الدی بختیار کاکی قدس سرہ واقع شدہ و آن تعلیم

”بسملہ“ از بزرگے ”شاہ عالم“ نام از اولاد شیخ عبدالعزیز قدس سرہ

نصیب شدہ و آن روز مرا نیک یاد است۔“

سید کمال از کدام استادان تحصیل علوم کردہ، این بالتحقیق معلوم نیست۔ البتہ این

قدر ہست کہ ”اسرارِ یہ“ بعض از نام ہای اساتذہ کرام خود نوشتہ اند و این ہم

وضاحت کردہ اند کہ از کدام شخص چہ چیز خواندہ اند۔ مثلاً در ذکر شیخ فتح اللہ می گویند کہ

”من خرد بودم و ملازمت وے می نمودم۔ وے ہم سایہ من است بر

من لطف فرمودے و مہر نمودے۔ روزے مرا گفت، امروز کدام سبق

خواندہ، بر خوان۔ بخوانم از گلستان باین دو بیت۔ قطعہ

دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرتع خود را ز عمل ہائے نکو ہیدہ بری دار

حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

وے معنی این قطعہ چندان بدلائل و دقائق غیر متعارف بیان در آوردو

از روے ذوق نعرہ ہازدہ کہ حاضران خوش وقت گشتند و تاثیر حال

وے بہمہ حاضران در گرفتہ و ہم دران مدّت وے مرا این بیت استاد

آموختہ و معانی فہماینده کہ دریافتہ بودم

سر برہنہ من نیم دارم کلاہ چار ترک

ترک دنیا، ترک عقبی، ترک خویش و ترک ترک

و نیز نوشتہ اند۔

”من در خردی (مسائل) نماز روزہ از وے آموختہ بودم“

و درین امر در ذکر سراج الدین لونی نوشتہ شدہ است۔

”من از خردی باز وی را می شناسم۔ نہ سالہ بودم کہ وے مرا نماز

آموختہ با حکام آن و از صلاحیت وے مرا بہرہ نیک رسیدہ و من سبقے

چند بوے گذرانندہ ام از نزہت الارواح و غنیہ (غنیۃ الطالبین)

و غیرہ۔ وقتے کہ من نزہ (نزہت الارواح) را بوے می گذراندم وے

را بکمر سن رسیدہ بود۔ بر سخنان حقائق و معارف ز عقبہ از دے و مست

گشتے وے خود افتادے۔“

نیر در ذکر شیخ فتح اللہ سنہ پہلی در بارہ درسیات فارسی خواندن، نوشتہ اند:

”وہم من سبقے چند از بعضے نسخ پارسی چہ نظم و چہ نثر بوے گذرانندہ و وے

در حل بعضے رسائل ”عجاز خسروی“ دستے تمام داشت و اصناف فنون

آن را نیک ورزیدہ“

سید محمد کمال در زبان ہندی شاگرد شیخ محمد فاضل بن شیخ محمد صادق است چنانکہ خود

نوشتہ اند۔

”محمد فاضل (پسر شیخ محمد صادق) اعجبہ روزگار بود از فتیانِ زمانہ،  
خوش صحبت و خوش کلام در فنِ فارسی و ہندی دستگاہ تمام داشت من در  
زبان ہندی و اصناف آن شاگردِ ویم۔ و وے صاحبِ فنونِ عجیبہ  
و غریبہ بود۔“

بدین طریق از شیخ محمد طیب امر و ہوی فنِ معنائی گوئی و قواعد و ضوابط آن آموختہ اند و  
اندرین باب سید محمد کمال نوشتہ اند۔

”شیخ طیب در فنِ معنائی تمام داشت۔ روزے قواعد و ضوابط آن،  
مرا بیا موخت۔ من روز دیگر ہفت اسم معنائی گفتم، بوے نمودم۔ حیران  
شد و بسیار تحسین کرد۔“

علاوہ ازین بعض صوفیہ را استاد خود گفته است مگر این نہ نوشت کہ از آن کد ام علم  
و فن آموختہ یا کد ام کتاب خواندہ است۔ چنانچہ در بارہ شیخ عیسیٰ سنہلی و شیخ فاضل  
و شیخ عبدالکریم وغیرہ نوشتہ اند کہ آن ہارا استادانِ من اند۔ در ذکر شیخ عیسیٰ سنہلی  
نوشتہ است۔

”من اگرچہ در خدمت وے تلمذ نکرده ام لیکن نیاز مندی نیک بوے  
داشتم و وے مرا لطف و عنایت بسیار فرمودے و نصائح و پند این راہ  
نمودے۔“

بدین طریق در ذکر شیخ ابوالکلام سنہلی۔ در بارہ شیخ فاضل و شیخ عبدالکریم گفتمہ اند۔  
”ہموارہ بخد مت شیخ فاضل و شیخ عبدالکریم از استادانِ من اند“

و در ذکر شیخ عبدالوہاب لونی علیہ الرحمہ نوشتہ اند:

”وے ہشتاد و چار سالہ بود من نو جوان پیش وے ”دیوان حافظ“ گذراندمے۔“

بیعت شدن سید محمد کمال از حضرت خواجہ خرد: سید محمد کمال سنہلی بعمر پانزدہ  
سالہ در سال ۱۰۲۶ھ / ۱۶۱۷م بملازمت خواجہ محمد عبداللہ ابن حضرت خواجہ محمد باقی  
باللہ معروف بخواجہ بیرنگ قدس سرہ داخل شد در سلسلہ نقشبندیہ و قادر یہ۔ سید محمد  
کمال در عمر پانزدہ سالہ شبے بیدار حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) مشرف شدہ بصورت  
حضرت خواجہ بیرنگ۔ و در سال دیگر بکرم الہی بعمرشانزدہ سالہ بشرف صحبت اوّل  
شیخ خود مشرف گشت در مسجد جامع فیروزی۔ در سلسلہ شرف اندوزی خود نوشتہ اند۔

”و در سال دیگر از عنایت الہی بشرف صحبت اوّل شیخ خود مشرف گشتم  
در مسجد جامع فیروزی و عقب وے نماز عصر گذاردم و وے در آن  
مدّت شانزدہ سالہ بودہ است و من پانزدہ سالہ و وے ہشت ماہ چہار  
روز کم از من بعمر زیادہ است و در آن وقت وے مرا پرسید کہ چہ نام  
داری و از کجائی؟ حقیقت حال را عرض کردہ ام۔ وے در ایستاد و بیک  
نگاہے دل کش و بکارے و (بناگاہے) وے مرا صید خود ساختہ و در  
دریائے محبت خود نیک در انداختہ۔“

پس از ان ہر کجا وے را از دور می دیدہ ام شیفۃ و فریفتہ جمال با کمال  
وے بودہ ام و مضمون این رباعی از دل خویش زدہ کہ موافق حال خود  
گفتمہ ام۔ رباعی

زان روز کہ در کوے تو ہشافتہ ام      روے خود را ز غیر بر تافتہ ام



عُشاقِ جہان بصورتے قانع و بس من صورت و معنی بتو دریافتہ ام  
سید محمد کمال از پیر خود غایتِ محبت و انس بل عشق می دارند و جدائی یک  
روزہ آن برداشت نمی کنند۔ آخر الامر حضرت خواجہ عبداللہ خرد اُوراد در شب عرس  
حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ در سال ۱۰۳۵ ہجری ۱۶۲۶ م در سلسلہ  
نقشبندیہ و قادریہ اجازت داد۔ سید محمد کمال می نویسد:

”واندرین احوال مدّت ده سال کما بیش بگذشت تا در سال ہزاروی  
و پنج (۱۰۳۵ھ) در شب عرس حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ  
بے وساطتِ غیرے بعجز تمام التماس تلقین ذکر طریقہ، طریقہ نقشبندیہ  
از وے نمودم۔ قبول فرمودہ پس از چند روز گفت کلمہ طیبہ را لکھ مرتبہ  
بخوان۔ بخوانم“

شجرہ طریقت سید محمد کمال بواسطہ حضرت خواجہ عبداللہ خرد بدین طریق سیدنا  
صدیق عتیق امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ متصل می گشت۔

”سید محمد کمال عن حضرت خواجہ عبداللہ خرد عن حضرت مولانا  
شیخ احمد سرہندی عن خواجہ محمد باقی باللہ معروف بہ بیرنگ عن  
حضرت مولانا خواجگی املنگی عن خواجہ درویش محمد عن مولانا محمد  
زاہد ولی عن حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ عن حضرت  
مولانا یعقوب چرخنی عن حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی عن  
خواجہ امیر کلال عن خواجہ محمود بابا ساسی عن خواجہ علی را تینی عن  
خواجہ محمود فغوی عن خواجہ عارف ریوگری عن حضرت خواجہ

عبدالخالق غجد وانی عن خواجہ ابو یوسف ہمدانی عن ابو علی  
فارمدی عن خواجہ ابو القاسم عن خواجہ ابو الحسن خرقانی عن خواجہ  
بایزید بسطانی عن امام جعفر صادق عن حضرت محمد امام قاسم  
بن محمد بن ابی بکر صدیق عن حضرت سلمان فارسی عن حضرت  
خلیفہ الرسول امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه۔ آنتی۔ (اسرارِ کشفِ صوفیہ)

حضرت خواجہ عبداللہ نقشبندی ہنوز با سید محمد کمال بسیار محبت و انسیت می دارد چنانچہ  
گرامی نامہ ہائے آن متبادر است۔ وے در ہر مکتوب گرامی بدین طریق خطاب  
می کنند کہ

- ۱ در خدمت اخوی سید کمال از مخلص خود سلام و تحیہ قبول نمایند.....
- ۲ برادر با جان برابر.....
- ۳ سیدنا مولانا سید کمال.....
- ۴ اخوی اعزی حبیبی سید کمال..... وغیرہ

سید محمد کمال ہر سال بخدمت شیخ خود بدہلی می رفت۔ در سال ۱۰۷۳ھ/۱۶۶۲ م  
برہنای سبب مانع امر قوی بخدمت شیخ خود حاضر نتوانستہ بود۔ آخرد تاریخ یازدہم  
ربیع الآخر از سال مذکور خواجہ عبداللہ خود بسنبھل آمد و یک ماہ و یک روز بخانہ سید محمد  
کمال قیام فرمودہ و باز بدہلی روانہ شدند۔ و این ملاقات سید محمد کمال بشیخ خود  
ملاقات آخریست۔ چنانچہ نوشتہ اند

”چون سال ہزار و ہفتاد و سہ رفتن من بدہلی پیش شیخ خود از سبب مانع قوی میسر نشدہ آخر در تاریخ یازدہم ربیع الآخر از سال مذکور، وے از راہ لطف و کرم سنبھل تشریف ارزانی فرمود و مرا نیک بنواخت مصرعہ  
 ”شاہان چہ عجب گرنواز نگدارا“

و بیک ماہ و یک روز بغریب خانہ گذرانندہ باز بدہلی روانہ شدند من ہم تا بحسن پور رفتم۔ وقتے کہ مرا وداع کرد، بکے بسیار بے اختیار بر من غالب آمد چنانچہ نفس اندر گلوں گرہ می بست۔ آخر سہرا این گریہ غیر معہود معلوم گشت کہ در سال دیگر شیخ مرا چندین امراض لاحق شد“

وفاتِ خواجہ عبداللہ خرد: حضرت خواجہ عبداللہ در تاریخ ۲۵ جمادی الاول ۱۰۷۴ھ / ۱۵ دسامبر ۱۶۶۳م از دنیا رخصت شدند اندر دہلی مرقد منور ایشان باستانہ حضرت خواجہ باقی باللہ است۔ چون سید محمد کمال این خبر جان کاہ شنید و گفت:  
 ”چون این خبر جان کاہ سنبھل رسید، چند روزے من دیوانہ وار مسلوب العقل افتادم و این ماجرا بس دراز است“

و بعد انتقالِ شیخ خود سید محمد کمال بارہا در خواب شیخ خود را دید۔ خواجہ عبداللہ خرد بر سید محمد کمال ہم چنین لطف و عنایات فرمودے کہ ہم چون وے در حالت حیات می فرمودند محمد کمال خود نوشتہ اند کہ

”از شبہاے بسیار شیخ خود را اندر خواب دیدم و ہر مرتبہ لطف و عنایتے کہ در حالت حیات از وے می یافتم۔ یا تم، و تفصیل آن خوب ہا دراز است“

خواجہ عبداللہ خرد سید محمد کمال را نصیحت می کنند

”ظاہر را با مور شرعیہ آراستہ داشتن و باطن را نسبت نقشبندیہ پیراستہ گردانیدن فوق ہمہ نعمت ہاست۔ حقیقت نسبت نقشبندی جز این نیست کہ توجہ و اتصال صاف مزہ و مقدس از ملاحظہ ہر چہ مسئی بما سواست و ہر چہ شائبہ غیریت در وے ملحوظ بود مثل اسماء و صفات نیز بحضرت ذات پیدا شود بر سبیل دوام“

سید محمد کمال اکابر سلسلہ نقشبندیہ را دیدہ و فیض یافتہ است فی الجملہ درین جاتہا ذکر مولانا خواجہ حسام الدین (مرید و خلیفہ حضرت شیخ احمد سرہندی و حضرت خواجہ باقی باللہ) سید احمد غریب ذکر می کنم کہ سید کمال روزے بصحبت شیخ خود حاضر بودند و خواجہ حسام الدین تشریف آوردند۔ بنشست و از خواجہ عبداللہ خرد معلوم کرد کہ این جوان کیست؟ خواجہ خرد فرمود کہ از نیاز مند منست۔ سید محمد کمال درین باب نوشتہ اند

”روزے من بصحبت شیخ خود بودم۔ وے (خواجہ حسام الدین) در آوردنشست و از شیخ من مرا پرسید کہ این جوان کیست؟ شیخ من گفت یکے از نیاز مندان فقیر است غریب و نامراد۔ من از غایت ادب سر بگریبان فرو بردہ بودم وے تیز تیز در من می دید و بدوق تمام این بیت بر من بخواند۔ من روزے پیدا گرفتم“

خاک شو خاک تا بروید گل گل بجز خاک نیست مظهر کل

بدین طریق در احوال سید احمد غریب نوشتہ اند۔

”من وے را در سال ہزار و بست داند، همان جا دیدہ ام۔ و وے در ہمہ مدت برفتن است از دنیا۔ پیرے بود نمیدہ پشت خداوند اخلاق و کرم و علم و عمل۔ من نوجوان بودم۔ ملازمت وے نمودم۔ وے ہمیشہ

مرا ترغیب بصفہ احسان و فتوت و مروّت نمودے و از صفت ذمیرہ  
دل آزاری کہ بدترین صفاتست، منع فرمودے و این دو بیت  
خواندے۔ رباعی

در راه خدا دو کعبہ آمد منزل      یک کعبہ صورتست و یک کعبہ دل  
تا بتوانی زیارتِ دلہا کن      کافزون بود از کعبہ قلوب مقبل ۱

ملاقاتِ مشائخ کبار بسید محمد کمال: سید محمد کمال از عہد طفلی بسیارے مشائخ  
کبار زمانہ را دیدہ و از صحبت ایشان فیض یافتہ و مستفید شدہ بالخصوص حضرت مولانا  
شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی، شاہ محمد میر لاہوری، شیخ بلاول  
چشتی، شیخ ابابکر سنبھلی، میر محمد مراد بدخشی، مولانا حسن کشمیری، ملا محبت علی مٹھی  
(سندھ) و میر عماد (والد ماجد میر مفاخر حسین ثاقب) وغیرہ۔ ہمیں طور مشائخ  
دیگر آن زمان با سید محمد کمال بسیار محبت و انسیت می داشتند درین جاتہا دو مشائخ  
از آن ہا را تذکری کنم۔ محمد کمال در بیان شیخ بلاول چشتی نوشتہ اند۔

”شیخ بلاول را من دو بار ملازمت کردہ ام۔ وے مرا نیک پرسیدہ  
است و ہر دو بار مرا از لطف و احسان خویش بہرہ مند و مرزوق گردانید  
کہ شکر آن نمی توانم گفت“

در ذکر شیخ عبدالحق محدث دہلوی نوشتہ اند

”من بار ہا بدیدار وے رسیدہ ام و از الطاف و اعطاف وے بہرہ ور گردیدہ“

مرتبہ سید محمد کمال در میدان تصوف خیلی بلند است۔ سید محمد کمال واسطی متصف بہ

۱ این رباعی، شیخ الاسلام حضرت شیخ عبداللہ انصاریست۔

فضائل صوری و معنوی و کمالات ظاہری و باطنی است و بسیار از مشائخ آن زمان  
اُورا بشارت دادند کہ تو صاحب صدق و راستی است و یکے از مردان خداست

چنانچہ سید محمد کمال در ذکر خواجہ کلمت اللہ پسر خواجہ عبداللہ خرد خود گفتہ اند

”خواجہ کلمت اللہ بر من چند ان لطفے و عنایتے دارد کہ نمی توانم از عہدہ  
شکر آن بیرون آمدن و آن قدر تفقد حال من می کند کہ نمی توانم گفتن و  
نوشتن۔ روزے وے مرا در خلوتے گفتہ کہ فلانے سال ہاست کہ من  
نسبت تو می اندیشم با خود می گویم کہ پدر من، میدان و یاران بسیار  
دارد و لیکن مثل تو دوستے صادق و طالب موافق دران میان کس  
نیست چون ہمیں حرف بے تکلف مکر از زبان پدر بشنودم شکر کردم  
کہ فکر من و فراست من بدرستی بودہ است۔“

بدین طریق یک روایت از میر سید فیروز نوشتہ اند

”میر سید فیروز، روزے مرا گفت کہ مرا (نسبت تو) در خواطری گذراندم  
کہ آیا بیچ نصیبی ازین راہ دست دادہ است۔ بدین اندیشہ، شبے بخوابے  
شدم دیدم بسیارے از مشائخ کبار و فقراے باوقار بر صف مصلی نشستہ،  
انظار امام می کشند تا تو رسیدہ و پیش آن جماعہ رفتہ امام بودہ۔“

عقیدہ و مسلک سید محمد کمال: سید محمد کمال واسطی سنبھلی سنی العقیدہ بودند و مسلک

نقشبندیہ می دارند مگر دیگر سلاسل تصوف احترام کلی داشتہ اند از یک عبارت

”اسرارِ یہ“ عقیدہ و مسلک سید محمد کمال ظاہر و پیداست و این عبارت اینست۔

”نزد اہل دانش و بینش چنانچہ دین محمدی از ادیان ممتاز است و

مذہب بوحنیفہ از مذاہب امتیاز دارد، سلسلہ نقشبندیہ از سلسلہ دیگر  
مشتق است و نسبت این بزرگواران فوق ہمہ نسبت ہاست<sup>۱</sup>“

تصانیف سید محمد کمال :- سید محمد کمال یک عالم و فاضل کم مثال ناظم و ناثر خوش  
فکر بود طرز نگارش وے عجیب و لطیف و پرتاثیر است و شعر وے بیشتر مشتمل بہ  
رموز تصوف و اخلاق و احسان است۔ در زبان عربی و فارسی نیز بہندی شعر خوب  
می گفتند بل شعری ہندی بہ از فارسی می گفتند و زبان ہاے عربی، فارسی، پشتو، پنجابی  
و ہندی عبوری داشت۔ سید محمد کمال سنبھلی خود ہم از شاعران باذوق، خوش طبع، نکته  
سخ و مردی شعر شناس بود و در ذکر مشفی سنبھلی خود نوشتہ اند کہ

”خواجہ محمد یعقوب پسر خواجہ محمد صادق طفلاے شیخ من کہ جوانیست  
فہیدہ و سنجیدہ فقراء خود دیدہ راتاریخ نوشتہ است بہ عبارتے شیرین۔  
و اندرین تاریخ من فقیر عاجز راہم آورده و نسبت من ہم نوشتہ کہ شعر  
ہندی وے بہ از فارسی و بیست۔“

چون کلام سید محمد کمال درین تصنیف ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ جا بجا بسیاری آمد برین وجہ  
من این جان نوشتہ ام۔ اکنون مختصری احوال در بارہ تصانیف نثری چیزے می نویسم۔

۱. جمع الجمع :- سید محمد کمال این کتاب قبل از ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ نوشتہ بود  
زیرا کہ اکثر جاہاد ”اسرارِ یہ“ ذکر آن می آید۔ رسالہ ”جمع الجمع“، مشتمل بر واقعات  
بزرگان و رموز و نکات تصوف و حالات خود اوست۔ رموز و نکات لطیف و مسائل  
دقیق و غامض در نسخہ ”جمع الجمع“، جمع کردہ شدہ است چنانچہ یک جامی نویسد۔

۱ ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ در ذکر خواجہ محمد صدیق۔

”شیخ من وراے این حکایتے کہ گذشت مکاتیب دقیق و غامض  
این راہ گفتہ و نوشتہ راست آید از آن میان اکثرے در نسخہ ”جمع الجمع“،  
نمودہ شد درین جا این قدر کافیت :-“

بہمین طور جاے دیگر می نویسد

”کلمات حقائق و معارف از طرف وے آن قدر وارد می شد کہ اگر  
آن ہمہ را جمع نمودہ شود کتابے علاحدہ مرتب گردد۔ بعضے از آن در نسخہ  
”جمع الجمع“، ایراد یافتہ شدہ۔“

و در ذکر سید اسحاق در واقعہ شہادت والد خود نوشتہ اند

”مجملے این قصہ در خاتمہ بیاید و تفصیل آن من در نسخہ ”جمع الجمع“، کہ  
پیش ازین سالہا نوشتہ ام۔“

ازین بیان معلوم می شود کہ ”جمع الجمع“، سالہاے بسیار قبل از ”اسرارِ یہ  
کشفِ صوفیہ“، بوجد آمدہ است۔ بر خاتمہ ”اسرارِ یہ“ در ذکر خود بواقعہ شہادت سید  
لعل والد ماجد خود نوشتہ اند۔

”تفصیل این حکایت من اندر کتاب ”جمع الجمع“، نوشتہ ام“

در اقباس مذکور از لفظ ”تفصیل“، متبادر و معلوم می شدہ است کہ کتاب ”جمع الجمع“،  
کتابی ضخیم بودہ است۔ مگر افسوس کہ این کتاب دستیاب نیست۔  
ممکن است کہ در کسے ذخیرہ ہاے غیر معروف موجود باشد۔ ہنوز کسے از پیچ ماخذ  
معلوم نشدہ کہ این کتاب در فلان مقام وجود دارد۔

۲. سفر وطن :- این رسالہ مشتمل بر روداد اسفار سید محمد کمال سنبھلی واسطی است مثلاً

سمرقند و بخارا، غزنین، لاہور، دہلی، سہارن پور، کشمیر، بنگال، اُجین، جالندھر، گوپامو، فرید آباد، گڑھ مکتیشر، حسن پور، امر وہہ، مراد آباد وغیرہ و در این دیار و امصارِ بسیاری از صوفیہ با وقار با سید محمد کمال ملاقی شدہ چنانچہ حالات و تراجم آن ہا را در بیاض خود می نوشت و غالباً این بیاض را رسالہ ”سفرِ وطن“ نام نہادہ است۔ و در بارہ نام این رسالہ و مشتملات آن و ضرورت نوشتن آن در ذکر شیخ وزیر محمد و شیخ پیر محمد، سید محمد کمال خود نوشتہ اند۔

”یک بارے من از پیش شیخ خود رخصت گرفتہ بسنبھلی می آمدم و در پنج و شش منزل بوطن رسیدہ۔ اتفاقاً ہر روز در ہر منزل چیزے از اسرارِ غیب ظہور می نمود کہ درخور نوشتن بود و نوشتہ شد و آن رسالہ ”سفرِ وطن“ نام کردہ“

و در جائے دیگر نوشتہ اند کہ

و تفصیل این حکایت من در رسالہ ”سفرِ وطن“ نوشتہ ام۔“

افسوس کہ این رسالہ ہم ناپید و نامعلوم است۔ خدا معلوم کہ بر آن چہ گذشت۔ از عبارات مذکورہ بالا معلوم می شود کہ این رسالہ ہم قبل از ”اسرارِ یہ“ نوشتہ شدہ است۔

۳. پییم چرت: این یک تصنیف دیگر سید محمد کمال سنبھلی واسطی است منظوم بزبان ہندی و مشتمل بر مباحثہ عقل و عشق و رموز و نکات تصوف و معارف سلوک و احسان۔ اشعار این رسالہ و نام آن در کتاب ”اسرارِ یہ“ بار بار آمدہ است از آن

۱۔ در بعضی مقامات اسرارِ یہ کشف صوفیہ، نام این رسالہ ”سفرِ وطن“ نوشتہ است و بعضی ”سفرِ وطن“ نوشتہ است۔

جملہ در ذکر شیخ آدم سنبھلی این عبارت اہمیت خاصی دارد۔

”وقتے من رسالہ ہندی ”پییم چرت“ در تصوف مشتمل بر مباحثہ عقل و عشق شیخ آدم بردم و رباعی خواندن آغاز کردم وے بذوق شنودن گرفت و در اثناء مراقب شد۔ من توقف کردم، وے سر بر آورد و گفت بر خوان کہ من محو این معارف شدہ ام۔“

بدین طریق در ذکر حضرت شیخ ضیاء الدین جون پوری نوشتہ اند

”من آن سید ضیاء الدین را اولاً در امر وہہ دیدہ ام، ہنگامہ عرس شیخ اتن۔ سروپا برہنہ و تہجد کے در زیر۔ آزادانہ و مستانہ در آمد۔ و بروے من نشست۔ من رسالہ ”پییم چرت“ ہندی خود، می خواندم، وے نیک شنودن گرفت تا دریافتم کہ وے صاحب دریافت است۔“

۴. پییم اشلیکہ:۔ این رسالہ منظوم بزبان ہندی تصنیف چہارم است کہ مشتمل بر مراتب سلوک عشرہ و جذبہ توحید است۔ و اکثرے اشعار آن بہ مقامات مختلفہ در ”اسرارِ یہ“ آمدہ اند۔ شیخ مولا طاہری پانی پتی کہ ماہر اشلیکہ گوئی بود بہ صحبت وے از این فن متاثر شدند باز سید محمد کمال درین فن اشعار بسیار گفت و جمع کرد باز نام این مجموعہ ”پییم اشلیکہ“ نہاد پیش شیخ خود حضرت عبداللہ خرد خواند آن بسیار پسند فرمود و خوش وقت و مخطوط گشت۔ و در بارہ آن سید محمد کمال خود نوشتہ اند۔

”..... وقت مرا این طرز خوش آوردہ بود تمام رسالہ بہندی اشلیکہ گفتم مشتمل بر مراتب عشرہ سلوک و جذبہ توحید مسمی بہ ”پییم اشلیکہ“ چون پیش شیخ خود عرض کردم نیک پسند فرمود۔“

۵. پیچہ امابن:۔ این رسالہ ہنوز در زبان ہندی منظوم است مشتمل بر حکایات رموز و حقائق تصوف و سلوک و احسان۔ سید محمد کمال در ذکر میر عماد آن رسالہ منظوم خود ذکر کرده اند و می گویند کہ چون آن رسالہ ”پیچہ چرت، پیچہ اشلیکہ، پیچہ امابن“ بہ پیش میر عماد خواندم اُو بسیار خوش وقت و مسرور شدند۔ عبارت سید محمد کمال در ذکر میر عماد اینست۔

”.....و شبے بار دیگر در خانقاہ شیخ من باوے صحبت اشعار ہندی بمیان

آمد۔ من رسالہ ”پیچہ چرت“ و ”پیچہ اشلیکہ“ و ”پیچہ امابن“ خود

بروے خواندم بسیار خوش وقت شد۔“

علاوہ ازین تصانیف منشور و منظوم ”جمع الجمع“، ”سفر وطن“، ”پیچہ چرت“، ”پیچہ اشلیکہ“ و ”پیچہ مابن“ یک رسالہ بروفات پسر خود سید اعظم نوشته است مشتمل بر سوانح زندگانی وی در تصوف درجات و کمالات یافتہ شدہ ای وے۔ و اسم آن رسالہ بر نام آن سید اعظم نہاد در حال سید اعظم نوشته شدہ است کہ

”من تفصیل احوال وے در رسالہ عظیمہ کہ خاص بنام وے است نوشته ام۔“

تصانیف سید محمد کمال مع ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ بہ ہفت و یا ہشت می رسد ممکن است علاوہ این کتب ہم۔ سید محمد کمال کتب دیگری ہم می دارند۔ افسوس کہ علاوہ ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ ہیچ تصنیف دیگر او نہ بدست رسیدہ است نہ معلوم است۔

اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ: معروف ترین از آثار سید محمد کمال سنبھلی است۔ اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ تالیف عالمانہ و محققانہ می باشد این تاریخ نادر و نایاب تذکرہ

صوفیہ است در زبان فارسی نوشته شدہ پس از مطالعہ آن معلوم می شود کہ مصنف درین کتاب رموز و تصوف و خصوصیات این راہ را بیان نمودہ است و چہ طور احوال و مدارج صوفیہ عظام و مجادیب بہ متانت و عذوبت و فصاحت و بلاغت و تازگی انشاء کردہ۔ ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ اسم تاریخیت کہ از آن ۱۰۶۸ھ پیدامی شود۔ مولف تاریخ اسرارِ یہ، تاریخ و تذکرہ صوفیہ این دیار و امصار گاہی مفصلی و گاہی مجملاً ذکر کردہ است از دیار و امصار مندرجہ ذیل تذکر می دہد کہ آن ہا را دیدہ و در آن ہا زندگانی کردہ است۔ مثلاً سنبھل، سری، مراد آباد، دہلی، آنولہ، بریلی، اناؤ، اجین، میرٹھ، گڑھ مکتیشتر، حسن پور، امر وہہ، سندیلہ، گنور، گوپامو، بلگرام، فرید آباد، سہارن پور، ہرگاؤں، لونی، نارنول، الہ آباد، لاہور، کشمیر، سندھ، پنجاب، گجرات، پانی پت، قندھار و غزنی وغیر ہا۔

اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ تاریخ عہد و سطحی، یک نادر ماخذ تاریخی است درین کتاب بیش از دو صد و نو صد صوفیہ کرام قدیمی و معاصر و مشائخ و اکابر نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ، شطاریہ، غوثیہ و اویسیہ وغیر ہا تذکر دادہ است حالات و کوائف، کمالات سلوک و تصوف ایشان مندرج کردہ است و رموز و غوامض تصوف و عقائد صوفیہ بنفصیلات در بارہ ایشان کہ این مشائخ و اکابر کجا کجا رفتہ اند و با کدام مشائخ صوفیہ ملاقی شدہ و در کدام قصبات و امصار در شغل درس و افادہ مشغول شدہ بودند و خدمات تصوف کردہ و شاگردان و خلفاء آن کد امی شخصیات بودہ اند۔ و اکثر ملفوظات و کلمات صادقہ آن این کتاب مندرج اند۔

سید محمد کمال تالیف ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ در سنہ ۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۷م بمہر پنجابہ و پنج سالہ بہ عہد حکومت مغل بادشاہ ابوالمظفر شہاب الدین شاہ جہان صاحب قرآن ثانی بہ اشارہ مرشد خود حضرت خواجہ عبداللہ معروف بہ خواجہ خرد آغاز کرد و در سال ۱۰۶۹ھ / ۱۶۵۸م بہ عہد حکومت شہنشاہ ہندستان محی الدین اورنگ زیب عالم گیر علیہ الرحمہ باختتام رسانید۔ چنانچہ درین بارہ مقدمہٴ این کتاب خود نوشتہ اند

”بارہاد خاطر می گشت چون از ایام خردی باز بشرف صحبت و ملازمت اوسجاہ کہ الذین للاولیاء ذکر اللہ در شان آن ہاست رسیدہ و از بعض سخنان این راہ شنیدہ ہمہ را بر سبیل اجمال بجبارتی سادہ و بے تکلف تخریر در آورد لیکن از نور علائق میسر نمی شد۔ با آنکہ در سال ہزار و شصت و ہشت قدوۃ العرفاء محققین و حجة العظماء الموحدین سیدنا و شیخنا خواجہ محمد عبداللہ ادام اللہ بر کاتہ وجود علی المفارق للطالبین مثل آن صورت کہ بردل گذشتہ بود امر فرمود لا جرم بصدق ہمت و خلوص تبت در آن باب شروع افتاد نام این تالیف ہم باشارہ وے ”اسرارِ یہ“ کردہ شد۔“ اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ تاریخ سال آن۔“

اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ یک تاریخ جامع و مکمل و تذکرہ پُر اہمیت صوفیہ است۔ در بارہ آن آقای پروفیسور ثار احمد فاروقی (متوفی ۲۸ نوامبر ۲۰۰۴م) سابق صدر نشین شعبہ عربی دانش گاہ دہلی این طور تو صیف و ستایش می کنند

”کتاب اسرارِ یہ سید کمال در زبان فارسی تذکرہ بہترین، دقیق و بیش

بہا است۔ افسوس کہ ہنوز از زیو طبع نا آشنا است۔ این کتاب پر از معلومات است۔ از آن زمان (۱۰۶۸ھ) احوال و آثار در بارہ ماخذ تاریخی و آثار علمی دیگر ہیچ کتابی در دست مانیت ماخذ دیگر مانمی یاقتیم۔ فہمیدگان زبان فارسی اکنون کجا اند۔ اگر این کتاب در زبان اُردو ترجمہ شود یک ماخذ بسیار وقیح در بارہ تاریخ (تصوف) مایک اضافہ خواہد بود۔“<sup>۱</sup>

ماخذِ اسرارِ یہ: سید محمد کمال سنبھلی در تصنیف این کتاب ماخذ قدیمی خوب استفادہ کردہ است و برا کثر مقامات در اسرارِ یہ اشارہ ہم کردہ است۔ اسمائے چند ماخذ و مصادر در این طور است، نجات الانس (از مولانا نور الدین عبدالرحمن جامی) رشحات عین الحیات (از فخر الدین علی فخری کاشفی) اخبار الاخیار (از شیخ عبدالحق محدث دہلوی) کشف المحجوب (از شیخ علی بن عثمان ہجوری ثم لاہوری) رسالہ قشیریہ (امام ابوالقاسم قشیری) فوائد الفواد (ملفوظات حضرت نظام الدین اولیاء جامع خواجہ امیر حسن علا) ثمرات القدس (از مرزا لعل بیگ) کلیات سعدی، دیوان حافظ، کلام امیر خسرو حسن سجزی، مثنوی معنوی

اسرارِ یہ خود بطوود ماخذ: اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ اگر چه یک اہم تاریخ و تذکرہ صوفیہ است بسیار علماء مشائخ و شعراء و ملفوظات و تراجم آن این کتاب مندرج

<sup>۱</sup> ”تاریخ سنبھلی یعنی مصباح التواریخ“ ص ۲۰ مولف مولانا عبدالعزیز سنبھلی پیش لفظ پروفیسور ثار احمد فاروقی (ترجمہ فارسی از اُردو)

است اما معلوم نیست کہ بیچ محقق از اسرارِ یہ چرا استفاده نکرده اند۔ حتی محققین سلسلہ نقشبندیہ ہم ازین کتاب غافل اند تنها حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی در مکتوبات خود یک جا از آن استفاده کرده است۔ چنانچہ می نویسد

”سر آنچه در ”اسرارِ یہ“ از خواجہ بیرنگ قدس سرہ منقول است کہ ایشان بہ مسجد فیروزی در آمدند و فرمودند کہ درین جا بوی بدی آید مگر کسی دعوت می خواند، بعد تفتیش ہم چنان ظاہر شد۔“<sup>۱</sup>

البتہ مورخین امر وہہ از اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ بسیار استفاده کرده اند۔ بالخصوص مصنف تاریخ امر وہہ علامہ محمود احمد عباسی (متوفی ۱۲ مارچ ۱۹۷۷م) علاوہ ازین مولانا آل حسن نخشی صاحب نخبۃ التواریخ، مولوی سید اصغر حسین نقوی صاحب تاریخ اصغری، حکیم محبت علی خاں عباسی صاحب آئینہ عباسی وغیرہا۔

نسخہ ہائے معروف اسرارِ یہ:۔ این تاریخ نادر ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ تا این دم سہ نسخہ خطی معلوم است۔ اول نسخہ نیشنل میوزیم دہلی نو۔ دوم نسخہ کتاب خانہ شہلی ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ سوم نسخہ کتاب خانہ رضارام پور۔

نسخہ اول: در نیشنل میوزیم دہلی۔ مشتمل بر چہار صد صفحات در خط شکست نوشته شدہ است۔ ۱۹ اسطری است۔ تاریخ کتابت نسخہ درج نیست۔

نسخہ دوم: مشتمل بر چہار صد صفحات در خط شکست و نستعلیق نوشته است کاتب این

<sup>۱</sup> مکاتیب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، مکتوب ۱۹ مرتبہ مولانا نسیم احمد فریدی نشر، کتاب خانہ رضارام پور ۲۰۰۲ میلادی

نسخہ معلوم نیست۔ تاریخ کتابت ہم درج نیست۔ اغلاط املا کم است۔ البتہ کاتب این نسخہ زبان ہندی نمی داند۔

نسخہ سوم:۔ نسخہ کتاب خانہ رضا: این نسخہ مشتمل بر شصت صد و شش صفحات است خط معمولی نستعلیق است البتہ بعضے مقامات در خط شکست بقلم دیگر نوشته شدہ۔ این نسخہ مخدو نہ کتاب خانہ رضارام پور بدست سید نور الحسن ولد سید مد علی ساکن سرانے کبیر بلدہ سنبھل نوشته شدہ است تاریخ اختتام کتابت ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ (۱۹۲۲ میلادی) بروز چہار شنبہ بوقت سہ پہر مندرج است درین نسخہ اغلاط املا بسیار است و اکثر جملہ و مصارح ندارد۔ اکنون آن مقامات را از مدد دیگر نسخہ جات تصحیح و درست کردہ ام۔

اہمیت و خصوصیات اسرارِ یہ:۔ اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ یک تاریخ نادر است کہ تراجم صوفیہ مشائخ کبار و ملفوظات ایشان را درین کتاب جمع کردہ است۔ اہمیت علمی و تحقیقی و ادبی در تاریخ ما بسیار است۔ این کتاب نہ تنها تاریخ و تذکرہ صوفیہ کرام است بل درین کتاب بسیاری از تراجم علماء عظام و شعراء کرام ہم مندرج کردہ شدہ کہ در ماخذ دیگر بدست نمی آید۔ بالخصوص در بارہ از بعض شعراء علماء و صوفیہ احوال و آثار و وقایع نادر درین کتاب مندرج است از ہم کتاب دیگر تاریخی و تذکرہ بدست نمی آید۔

اولاد سید محمد کمال: سید محمد کمال سنبھلی واسطی چہار پسر می دارد سید کاظم، سید اعظم، وحید الدین سید ابوالمعالی و عبدالوالی۔ نام این پسران۔ مورخ امر وہہ محمود احمد



عباسی درتالیف خود ”تحقیق الانساب“ درج کرده اند و در ذکر شیخ ابا بکر سنبھلی سید محمد کمال نوشتہ اند کہ ایشان بشارت داده بود کہ ترا چہار پسر آید۔ آخر ہم چنان بظہور آمد کہ وے گفتہ بود۔ چنانچہ سید محمد کمال خود نوشتہ اند۔

”من از خردی باز بوے آشنا بودم و وے مرا سخت دوست گرفتے و از مبادی حال خود حکایات غریبہ آوردے و بعضے خبر مرا بشارت دادے۔ روزے وے گفت کہ ترا چہار پسر آید۔ آخر ہم چنان بظہور آمد کہ وے گفتہ بود۔“

ذکر این چہار پسر در ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ در مقاماتِ مختلفہ می آید۔ یکے سید اعظم در حیات سید محمد کمال در سال ہزار و پنجاہ و ہشت (۱۰۵۸ ہجری/ ۹ رستا مبر ۱۶۲۸ م) فوت شد چنانکہ در حالات خود نوشتہ است۔

”آن روز پنج شنبہ سیزدہم رمضان از سال ہزار و پنجاہ و ہشت بہوش تمام در یاد خدا و شیخ من برفتنے۔ من تفصیل احوال وے در رسالہ عظیمہ کہ خاص بنام وے است نوشتہ ام۔“

البتہ سید محمد کاظم یک پسر می داشت نام آن علی رضا است و از علی رضا سید حمزہ یک پسر است و سید حمزہ را یک پسر نذر علی، و نذر علی را یک پسر علی احمد بودہ و علی احمد را یک دختر بود کہ نام آن مسماة وزیر النساء بودہ است۔

دکتر مصباح احمد صدیقی

گھیر مناف، امر وہہ (ہند)

## اظہار تشکر

بعد از حمد و ثناءے رب العالمین پروردگار سائر جہان و نعت و توصیف سید المرسلین کہ وجود مبارک آن باعث وجود کائنات و موجودات عالمیان روحی فداء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سجدہ شکر ادائیگی کنم کہ تصحیح و تدوین متن ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ بتائید و نصرت اللہ رب العزت بحسن و خوبی اختتام رسید۔

نخستین وظیفہ خود می دانم کہ تشکر صمیمانہ کہ آقای دکتر وقار الحسن صدیقی سابق نمایندہ و ویژه کتاب خانہ رضا رام پور (متوفی ۱۷/ جون ۲۰۰۹ء) ادا کنم بر من الطاف و عنایات بے نہایت می فرمودند کہ مرا مقدور نیست کہ تو انستم گفت۔

حالا از علم و دانش پروری آقای پروفیسور سید محمد عزیز الدین حسین ہمدانی موجودہ نمایندہ و ویژه کتاب خانہ رضا رام پور۔ امید وارم کہ این جناب ہم ہمیشہ بر من بہمین طور از الطاف و عنایات و نوازش ہائے علمی و عملی بر می نمایند۔

دیگر آقای دکتر ابوسعید اصلاحی را بسیار سپاس گزارم کہ وے ہم بر من لطف و عنایت بسیار کردہ اند۔ ہم آقای توفیق احمد قادری چشتی امر و ہوی معروف نوادر فروش را تشکر صمیمانہ می کنم ایشان در کتاب خانہ خود برائے استفادہ بندہ ہموارہ واکشادہ داشتہ اند و بصمیم قلب۔ بمن فرمودہ اند، کہ ”این کتاب خانہ شاست“ دیگر آقای مولوی فخر الاسلام را ہم ممنون ہستم کہ آن حضرت در نقل نسخہ اسرارِ یہ مدد و

معاونت فرمود۔ دیگر آقای عبدالصبور ہم تشکر م کہ ایشان این کتاب را بروقت از زیور کتابت آراسته کرده اند۔ اللہ رب العزت این تمام معاونین ماشاد و بامراد داراد۔

من امید دارم کہ این تاریخ و تذکرہ ”اسرارِ یہ کشفِ صوفیہ“ ان شاء اللہ در گنجینہ علمی اضافہ قابل قدر خواهد بود و ملتتمسم از خداوندان علم و فضل کہ ہر خطاے و سہوے کہ مرا بہ بذل و عفو پوشند و در تعیب و توبین نکوشند و این عاجز را بدعاے خیر یاد بکنند۔ در آخر بدرگاہ قاضی الحاجات دعا کنم کہ خداوند عالمیان بزرگ و برتر کار مرا قبول فریاید۔ آمین۔

خداوند قبول خویش کن یار ز چشم نا قبولانش نگہدار

دکتر مصباح احمد صدیقی

محلہ گھیر مناف، امر وہہ

اترا پردش (ہند)

موبائل: 9997161315

drmisbahamr@rediffmail.com

## انتساب

بنام سیادت پناہی فضائل مآبی

وحید العصر افضل الحکماء

حکیم سید کمال الدین حسین ہمدانی طاب ثراہ

دکتر مصباح احمد صدیقی